سوال

(403) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آلہ آواز جو انگریزی میں لاؤڈ اسپیکر کہتے ہیں وعظ اور خطبہ میں جائز ہے یا نہیں؟ (سی اے حمزہ از پالگھاٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

لاؤڈ اسپیکر رکھنا جائز ہے۔ وہ انسانی آواز سے جو بلند ہوا کرتی ہے۔

علمائے کرام!

امور مندرجہ زیل کی اباحت وجواز یا حرمت کے متعلق تشریح فرمادیں۔ جوابات مختصر و نمبر دار ہوں۔ بینوا توجروا۔

1۔ موجودہ دور کی ایجادات (جن کے استعمال سے ارکان اسلام کی ادائیگی میں خلل کا اندیشہ نہیں) سے فائدہ اٹھانا کیسا ہے؟

2۔ بدعت اور سنت میں کیا فرق ہے۔؟ اگر زمانہ نبوی کے بعد کی ہر نئی چیز یا نیا کام بدعت ہے تو مسلمانوں کی عہد نبوی ﷺ کے بعد کی اشیاء کا استعمال کیسا ہے۔ اور ہر چیز میں اصل اباحت ہے اس کی وضاحت فرمادیں۔

3۔ مسلمانوں کو زمانہ نبوی سے مختلف زبان۔ لباس۔ خوراک۔ زرائع تجارت۔ وطریقہ معاشرت اختیار کرنے کے جواز کی کیا دلیل ہے۔؟

4۔ دیگر قومیں اپنے خیالات عقائد ومذاہب کی اشاعت کے لئے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتی ہیں۔ تاکہ ان کی آواز دور تک زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں تک پہنچ سکے۔ اور کچھ عرصہ سے مسلمان بھی اپنے مذہبی جلسوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر اسے جمعہ وعیدین کے خطبات میں بھی استعمال کیا جائے۔ تاکہ خطبوں کی افادیت وسیع تر ہوسکے۔ تو کیا یہ ناجائز ہے۔؟ اور کیا لوگوں کا ایسے جلسوں میں جانا بند کردیا جائے جہاں علماء کے وعظ کے لئے لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہو۔ (سائل محمد خلیل مئوی)

جواب۔ منجانب مولانا محمد اسماعیل صاحب مدرس وخطیب جامع مسجد اہل حدیث گجرانوالہ الجواب وباللہ التوفیق۔

1۔ ایجادات سے استفادہ بلاکراہت درست ہے۔ ریل۔ سیارہ۔تار۔ ٹیلی فون۔ لاؤڈاسپیکر۔ وغیرہ اسی نوعیت کی اشیاء ہیں جہاں تک اسلام اور دین کی اشاعت یاستفادہ ممکن ہو ان کا استعمال بلا درست ہے۔

2۔ سنت اور بدعت میں فرق ایک ملبوط بحث ہے۔ جس کےلئے شاطبی کی الاعتصام اور سید اسماعیل شہید کے رسالہ متعلقہ احکام تجہیز وتکفین کی طرف رجوع فرمایئں۔ مختصر اتنا سمجھ لیجئے کے بدعت کا تصور آپ ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"من احدیث ف امرنا ہذا مالیس منہ فہورد الحدیث"

''یعنی جو شخص امور دین میں اضافہ کرے۔ اور دین کی متعین مقداروں پر اضافہ کرے۔ اسے بدعت فرمایا گیا ہے۔'' ایجادات حالیہ عن راسہا دین ہی نہیں۔ اس لئے ان سے استفادہ قطعاًبدعت کی تعریف میں نہیں آسکتا۔ بلکہ ان کا تعلق انتم اعلم باامور دینا کم سے ہے۔ یہ دنیوی چیزیں ہم افادہ دینی امور سے استعمال کرسکتے ہیں۔ سامان حرب میں دنیا بدل چکی ہے۔ آج پرانے ہتھیاروں سے لڑنا اپنی موت کے محضر پر تصدیق کے مرادف ہے۔

3۔ زبان۔ لباس۔ خوراک طریقہ تجارت میں اسلام کی اساسی ہدایات کو پیش نظر رکھ کر ساری چیزیں استعمال ہوسکتی ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"کل لبس ماشئت ما اخطاتک اثنتان سفر ومخیلۃ" (بخاری)

کبر واسراف سے بچتے ہوئے ہر جیز استعمال فرماسکتے ہیں۔ الحلال بین والحرام بین وسکت ن اشیاء ن غیر نسیان البتہ طریقہ معاشرت ایک عام لفظ ہے۔ معلوم نہیں آپ کی کیا مراد ہے۔ ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس سے مراد ہندوانہ بودوباش ہے تو یہ درست نہیں۔ اوضاع واطوار میں دینی اوضاع کی پابندی ضروری ہے۔ دوسرے اوضاع کی طرف رجحان زہنی شکست کی دلیل ہے۔

4۔ لاؤڈاسپیکر کا ستعمال تقاریر اور خطبوں میں یقینا درست ہے ہم لوگ تو یہاں نماز میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ بظاہر اس کے خلاف موہوم خطرات کے علاوہ کوئی شرعی دلیل میری نظر سے نہیں گزری سنا ہے بعض علماء دیوبند نے نماز میں استعمال کی مخالفت کی ہے۔ میری نظر سے ان کے دلائل نہیں گزرے۔ والسلام۔ محمد اسماعیل۔ مدرس وخطیب جامع مسجد اہل حدیث گجرانوالہ

جواب۔ ازمولانا عبد الجبار صاحب کھنڈیلوی جے پوری شیخ الحدیث مدرسہ احمدیہ سلفیہ لریا سرائے اور بھنگہ

الجواب۔ جواب نمبر 1۔ موجودہ دور کی ایجادات جن کا شرعا استعمال کرنا درست نہ وہ وہ استعمال کرسکتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ٢٩ سورة البقرة

''یعنی جو چیزیں زمین میں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ سب تمہارے فائدے کےلئے ہیں۔''

دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ٨ سورة النحل

''یعنی اللہ تعالیٰ وہ وہ سواریاں اور چیزیں پیدا کرے گا جن کا تم کو علم نہیں۔'' اس آیت میں آئندہ کی ایجادات موٹر۔ ہوائی جہاز۔ٹینک۔ ریڈیو۔ وغیرہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

جواب نمبر 2۔ بدعت وہ عمل ہے ج دین میں ثواب سمجھ کر کیا جائے۔ ہر نئی ایجادات بدعت نہیں۔

"من احدیث ف امرنا ہذا مالیس منہ فہورد الحدیث" (بخاری)

''یعنی بدعت وہ امر ہے جو ہمارے دین میں نیا نکالا جائے۔ جیسے بدعت عید میلاد۔ وبدعات محرم۔ وبدعت تقلید وغیرہ اور سنت وہ کام ہے۔ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قولاً و عملاً کیا ہو۔ اور اس کو امت کے لئے دین قرار دیا ہو اور آپ کا اسوہ حسنہ ہو لہذا مطلق نئی چیز بعد نبوت بدعت نہیں۔

جواب نمبر 3۔ ہر ایک لباس خوراک وذرائع تجارت وطریقہ معاشرت جو شرعا منع نہ ہوں۔ اوران سے تشبہ کفار لازم نہ آئے درست ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ٨٧ سورة المائدة

''یعنی اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ ہیں۔ ان کو اپنے پر حرام مت کرو۔ اور حکم خدا سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''
دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

اسلام کسی ہیت لباس وخوراک وذرائع تجارت وطریقہ معاشرت ملکی سے نہیں۔ روکتا ہے۔ بشرطیہ کہ وہ شرعا کسی صورت ممانعت خاص کے تحت نہ ہو۔ اسلام نے کسی خاص ہیت لباس وخوراک خصوصی وذرایع تجارت وطریقہ معاشرت کو محدود و معین نہیں کیا ہے۔ ہاں تشبیہ بالکفار والسنون واسبال وغیرہ سے منع نہیں کیا ہے۔ اس کا خیال

جواب نمبر 4۔ لاؤڈ اسپیکر کو امتداد صوت کے لئے استعمال کرسکتے ہیں شرعا کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جس جلسہ اور وظ میں لاؤڈ اسپیکر لگایا گیا ہو اس میں شرکت کرسکتے ہیں۔ کوئی وجہ ممانعت کی نہیں ہے۔ بیت اللہ میں بھی بفتویٰ علماء لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے نماز وخطبہ ہوتا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر سے مقصود وصرف آواز خطیب وہ واعظ پہونچانا ہے یہ کوئی باجا نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ ابو محمد عبد الجبار رالکھنڈیلوی الجیفوری المدرس بدار العلوم الحمدیہ السلفیہ لہراسرائے بدرپنجہ (نور توحید لکھنوء25 اکتوبر 1951ء)(1)

1۔ حضرت مولانا صاحب عبید اللہ مبارک پوری نے بھی مدلل طور پر جواز کا فتویٰ دیا ہے ملاحظہ ہو نور توحید لکھنو12 (راز)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01 ص 587-590

محدث فتویٰ